کم ہے، کیونکہ فقیری کا رتبہ اس سے آگے ہے۔

غرض کہ سالہا سال تک آپ کی ذات فیض آیات سے یہ عالم منوّر رہا۔ اور چونکہ ہر ایک کو اس دارالفنا سے دارالبقاء کو چلنا ہے، آپ نے بھی ہفتہ کے دن صفر کی بائیسویں ۱۲۴۰ھ میں اس جہان سے انتقال کیا۔ اور آپ کی خانقاہ میں آپ کے پیر کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

نَوَّرَ اللّٰہُ مَضْجَعَہٗ آپ کے انتقال کی تاریخ ہے۔

آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ جس طرح خواجہ بزرگ نقشبند علیہ الرحمہ کے جنازہ پر یہ شعر پڑھے گئے تھے اسی طرح میرے جنازے پر بھی پڑھے جاویں اور وہ شعر یہ ہیں ؎

مفلسانیم آمدہ در کوئے تو — شیئاً للّٰہ از جمال روئے تو

دست بکشا جانب زنبیل ما — آفریں بر دست و بر بازوئے تو

اور آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ یہ دو دو شعر عربی، فارسی بھی میرے جنازے پر بہ الحانِ خوش پڑھنا۔

شعر عربی ؎

وَفَدتُ اِلَی الْکَرِیْمِ بِغَیْرِ زَادٍ — مِنَ الْحَسَنَاتِ وَالْقَلْبِ السَّلِیْم

فَاِنَّ الزَّادَ اَقْبَحُ مِنْ قَبِیْحٍ — اِذَا کَانَ الْوُفُوْدُ اِلَی الْکَرِیْم

اشعار فارسی ؎

بر سرِ خاکِ من بیا، نغمہ ز عشق بر سرا — کز جذباتِ عشقِ تو، نعرہ ز خاک بر زنم

بعد ہزار سال اگر، بر لحدم گذر کنی — مُشک شود غبارِ من رُوح شود ہمہ تنم

اور حضرت مرزا صاحب علیہ الرحمہ کے انتقال کے بعد رونق افروز مسند خلافت طریقت ہوئے۔

حضرت شاہ غلام علی کی ذات ستودہ صفات سے ایک عالم کو فیض پہنچا۔ تعلیم سلوک، اصلاح و تربیت اور تہذیب و تزکیۂ نفس کے ساتھ تفسیر و حدیث کا درس بھی دیتے تھے۔ دُنیا سے بے نیاز بزرگ تھے۔ استغناء کامل درجے کا تھا۔ اللہ پر توکل میں اقران و امثال میں ان کی نظیر نہ تھی۔

جس وقت یہ اشعار پڑھے جاتے ہزارہا آدمی حاضر تھے اور سب لوگ بہ ہائے ہائے روتے تھے اور عجب لطف اور فیض اور کیفیت تھی۔

آپ کے ملفوظات بھی بہت خوب خوب ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ "فقیری میں چار چیزیں چاہئیں دو ٹوٹے دو ثابت، ہاتھ پاؤں ٹوٹے اور دین و یقین ثابت"

جناب حضرت مولانا شاہ ابو سعید نَوَّرَ اللّٰہُ مَضْجَعَہٗ

آپ شاہ غلام علی کے خلیفۂ اعظم ہیں اور آپ کے انتقال کے بعد آپ ہی سجادہ نشین ہوئے تھے۔ لیکن اس بات کو بھی خیال کرلو کہ آپ حضرت مجددؒ کی اولادمیں ہیں جو حضرت شاہ صاحب کے پیرانِ پیر تھے اور واقع میں حضرت شاہ صاحب بھی آپ کو ویسا ہی سمجھتے تھے اور نہایت تعظیم و تکریم فرماتے تھے۔

نسب آپ کا حضرت مجددؒ تک اس طرح پہنچتا ہے کہ شاہ ابوسعید بیٹے حضرت

۱۲۴۰ھ مطابق ۱۸۲۴ء میں دہلی میں انتقال فرمایا۔ کسی نے قطعۂ تاریخ وفات لکھا جس میں مظہر جود سے تاریخ ولادت، اور مظہر یزدان پاک سے تاریخ وفات (۱۲۴۰ھ) نکلتی ہے ؎

سال تولید و حیات و فوت آں سلطان پاک
مظہر جود و امام و مظہر یزدان پاک

مولانا شاہ ابو سعیدؒ

مولانا ابوسعیدؒ ۲ ذیقعدہ ۱۱۹۶ھ مطابق ۱۷۸۲ء کو رامپور میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام صفی القدر تھا۔ ان کا سلسلۂ نسب حضرت عمر فاروقؓ سے ملتا ہے۔ پہلے کلام مجید حفظ کیا پھر درسیات کی طرف توجہ کی۔ علوم عقلی و نقلی کی تحصیل مفتی شرف الدین رامپوری اور مولانا شاہ رفیع الدین دہلویؒ سے کی۔ سندِ حدیث حضرت شاہ عبدالعزیزؒ سے حاصل کی۔ اپنے والد ماجد سے طریقۂ نقشبندیہ میں، حضرت شاہ درگاہی سے خاندانِ قادریہ میں اور حضرت شاہ غلام علیؒ سے طریقۂ مجددیہ میں بیعت کی۔ پندرہ سال تک حضرت شاہ صاحبؒ کی خدمت میں رہے، خلعتِ خلافت سے سرفراز ہوئے اور حضرت شاہ صاحبؒ کے انتقال کے بعد آپ کے جانشین